

اخفاء

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اپنی ضروریات کے حصول کیلئے کتمان یعنی اخفاء سے کام لو کیونکہ ہر نعمت کے حاسد بھی ہوتے ہیں۔

﴿فردوس الاخبار جلد اول صفحہ 119 حدیث نمبر: 268﴾

روزنامہ (ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفصل

web: <http://www.alfazl.org>
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسیح خان

منگل یکم دسمبر 2009ء 13 ذوالحجہ 1430 ہجری یکم فتح 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 269

بدعت اور بد رسوم سے اجتناب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث خطبہ جمعہ 23 جون 1967ء میں فرماتے ہیں:-

”توحید کے قیام میں ایک بڑی روک بدعت اور رسم ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ہر بدعت اور ہر بد رسم شرک کی ایک راہ ہے اور کوئی شخص جو توحید خالص پر قائم ہونا چاہے وہ توحید خالص پر قائم نہیں ہو سکتا جب تک وہ تمام بدعتوں اور تمام بد رسوم کو مٹانہ دے۔“

(خطبہ جمعہ 23 جون 1967ء از خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 758)
(مرسلہ: ناظر اصلاح و ارشاد مرکز یہ سلسلہ قبل فیصلہ جات ثورٹی 2009ء)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ”مریم شادی فنڈ“ ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:-

”اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جاسکے گا۔“

(الفصل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

﴿ناظر اعلیٰ﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان کو ہر قسم کی کامیابی کے موقع پر ایک خوشی ہوتی ہے۔ قرآن شریف سے تین قسم کی خوشیاں لہو لعب، تفاخر معلوم ہوتی ہیں۔ لہو میں اشیاء خوردنی شامل ہیں اور لعب میں شادی وغیرہ کی خوشیاں اور تفاخر میں مال وغیرہ کی خوشیاں۔ یہ تین قسم کی خوشیاں ہیں۔ ان سے باہر کوئی خوشی نہیں ہے۔ مگر یاد رکھو کہ کامیابیاں اور یہ خوشیاں دائمی نہیں ہوتی ہیں بلکہ ان کے ساتھ دل لگاؤ گے، تو سخت حرج ہوگا اور رفتہ رفتہ ایک وقت آ جاتا ہے کہ ان خوشیوں کا زمانہ تلخیوں سے بدلنے لگتا ہے۔

دنیا کی کامیابیاں ابتلا سے خالی نہیں ہوتی ہیں۔ قرآن شریف میں آیا ہے (-) (الملک: 3) موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ ہم تمہیں آزمائیں۔ کامیابی اور ناکامی بھی زندگی اور موت کا سوال ہوتا ہے۔ کامیابی ایک قسم کی زندگی ہوتی ہے۔ جب کسی کو اپنے کامیاب ہونے کی خبر پہنچتی ہے، تو اس میں جان پڑ جاتی ہے اور گویا نئی زندگی ملتی ہے اور اگر ناکامی کی خبر آ جائے، تو زندہ ہی مر جاتا ہے اور بسا اوقات بہت سے کمزور دل آدمی ہلاک بھی ہو جاتے ہیں۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ عام زندگی اور موت تو ایک آسان امر ہے، لیکن جہنمی زندگی اور موت دشوار ترین چیز ہے۔ سعید آدمی ناکامی کے بعد کامیاب ہو کر اور بھی سعید ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ پر ایمان بڑھ جاتا ہے۔ اس کو ایک مزہ آتا ہے۔ جب وہ غور کرتا ہے کہ میرا خدا کیسا ہے اور دنیا کی کامیابی خدا شناسی کا ایک بہانہ ہو جاتا ہے۔ ایسے آدمیوں کے لئے یہ دنیوی کامیابیاں حقیقی کامیابی کا (جس کو (-) کی اصطلاح میں فلاح کہتے ہیں) ایک ذریعہ ہو جاتی ہیں۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ سچی راحت دنیا اور دنیا کی چیزوں میں ہرگز نہیں ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ دنیا کے تمام شعبے دیکھ کر بھی انسان سچا اور دائمی سرور حاصل نہیں کر سکتا۔ تم دیکھتے ہو کہ دولت مند زیادہ مال و دولت رکھنے والے ہر وقت خنداں رہتے ہیں، مگر ان کی حالت جرب یعنی خارش کے مریض کی سی ہوتی ہے۔ جس کو کھجلائے سے راحت ملتی ہے، لیکن اس خارش کا آخری نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ یہی کہ خون نکل آتا ہے۔ پس ان دنیوی اور عارضی کامیابیوں پر اس قدر خوش مت ہو کہ حقیقی کامیابی سے دور چلے جاؤ۔ بلکہ ان کامیابیوں کو خدا شناسی کا ایک ذریعہ قرار دو۔ اپنی ہمت اور کوشش پر ناز مت کرو اور مت سمجھو کہ یہ کامیابی ہماری کسی قابلیت اور محنت کا نتیجہ ہے، بلکہ یہ سوچو کہ اس رحیم خدا نے جو کبھی کسی کی سچی محنت کو ضائع نہیں کرتا ہے۔ ہماری محنت کو بارور کیا؛ ورنہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ صد ہا طالب علم آئے دن امتحانوں میں فیل ہوتے ہیں۔ کیا وہ سب کے سب محنت نہ کرنے والے اور بالکل غبی اور بلیڈ ہی ہوتے ہیں؟ نہیں بلکہ بعض ایسے ذکی اور ہوشیار ہوتے ہیں کہ پاس ہونے والوں میں سے اکثر کے مقابلہ میں ہوشیار ہوتے ہیں۔ اس لئے واجب اور ضروری ہے کہ ہر کامیابی پر مومن خدا تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجالائے کہ اس نے محنت کو اकारت تو نہیں جانے دیا۔ اس شکر کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ سے محبت بڑھے گی اور ایمان میں ترقی ہوگی اور نہ صرف یہی بلکہ اور بھی کامیابیاں ملیں گی، کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میری نعمتوں کا شکر کرو گے، تو البتہ میں نعمتوں کو زیادہ کروں گا۔ اور اگر کفران نعمت کرو گے، تو یاد رکھو عذاب سخت میں گرفتار ہو گے۔

ہدایات برائے مقالہ نویسی

از: قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان نے 2003ء سے مقابلہ مقالہ نویسی کا آغاز کیا۔ ان مقابلہ جات میں پاکستان کی مختلف مجالس کے انصار بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیتے ہیں۔ سال 2003ء میں شیخ نجم صاحبزادہ عبداللطیف شہید کی سوانح، سال 2004ء میں حضرت مسیح موعود کا سفر سیالکوٹ، سال 2005ء میں نظام وصیت اور سال 2006ء میں فلسفہ جہاد پر مقالے لکھوائے گئے۔ مقالوں کی تعداد جو 2003ء میں 59 تھی 2007ء میں بڑھ کر 220 ہو گئی۔ ان مقابلہ جات میں انصار کی ایک معقول تعداد نے معیاری مقالے پیش کئے۔ سال 2007ء میں خلافت احمدیہ صد سالہ جوہلی 2008ء کی مرکزی سکیم کے تحت مجلس انصار اللہ پاکستان کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ وہ پانچوں تنظیموں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ، ناصرات الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے مابین ملکی سطح پر خلافت کے موضوع پر مقابلہ مقالہ نویسی منعقد کروائے۔ چنانچہ 08-2007ء میں خلافت احمدیہ صد سالہ جوہلی مقابلہ مقالہ نویسی منعقد کروایا گیا جس میں مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے لئے مقالے کا عنوان ”نظام خلافت“ اور مجلس اطفال الاحمدیہ اور مجلس ناصرات الاحمدیہ کے لئے ”خلافت“ تجویز کیا گیا۔ اس مقابلے میں پاکستان کی مجالس سے 518 مقالے موصول ہوئے۔ اول، دوم، سوم اور اگلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والوں کو گرانڈ انعامات سے نوازا گیا۔

اب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی منظوری اور اجازت سے مجلس انصار اللہ پاکستان خلافت احمدیہ صد سالہ جوہلی کے شکرانے کے طور پر ہر سال مقالہ نویسی کے مقابلہ جات منعقد کروائے گی۔ جن میں مذکورہ بالا پانچوں مجالس شرکت کریں گی۔ مقالے کے عنوان تجویز کرنے کے بعد ہر عنوان کے ساتھ ذیلی عنوان کی ایک فہرست بھی دی جاتی ہے۔ مقالہ تحریر کرتے وقت ان ذیلی عنوان کی پابندی لازمی ہے۔ مقالہ تحریر کرتے وقت ان ذیلی عنوان کو ہی مد نظر رکھا جائے اور ان کے علاوہ مزید عنوان یا عنوان نہ بنائے جائیں۔ ان ذیلی عنوان کو باب کا نام بھی دیا جاسکتا ہے۔ اگر کسی مقالے کے لئے 17 ذیلی عنوان دیئے گئے ہیں تو گویا مقالہ 17 ابواب پر مشتمل ہوگا۔ قیادت تعلیم کی طرف سے دیئے گئے عنوان کے تحت مقالہ تحریر کرتے وقت کسی ذیلی عنوان کے مزید ذیلی عنوان بنانے بغیر مختلف پیرا گراف کی صورت میں مقالہ تحریر کیا

میں غیر متعلقہ / غیر ضروری مواد شامل ہو۔ کوشش کریں کہ مواد کے اعتبار سے تمام ابواب میں توازن ہو سوائے اس کے کہ بعض ذیلی عنوان میں دوسرے ذیلی عنوان کے مقابلہ میں زیادہ مواد درکار ہوتا ہے۔ مواد کی تکرار سے بچیں یعنی ایک ہی بات کو مقالے میں ایک سے زائد جگہ نہ دہرائیں۔ آپ کی تحریر عمدہ ہونی چاہئے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ مقالہ نویسی کیلئے اہل زبان ہونا ضروری ہے۔ کوشش کریں کہ اسلوب تحریر میں روانی اور تسلسل ہو۔ کتب سے طویل اور لمبے اقتباسات پیش کرنے سے گریز کریں۔ مقالے میں آپ کی اپنی تحریر کا زیادہ سے زیادہ ہونا، خوشخطی اور صفائی کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ آپ کا مقالہ نہ تو حد سے زیادہ ضخیم ہو اور نہ ہی حد سے زیادہ مختصر۔

پس ایک مقالہ نگار کے لئے مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا ضروری ہے:

1- اُس میں دلجمعی - محنت اور لگن کے ساتھ موضوع مقالہ پر مواد فراہم کرنے کی صلاحیت اور مہارت ہو۔

2- حوالوں کو نقل کرنے میں اس بات کا لحاظ ضروری ہے کہ آیا کون سا حوالہ زیادہ سے زیادہ مفید مطلب اور تحقیقی مقالہ کے لئے کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔

4- اگر زبان و بیان میں عشق اور اسلوب تحریر میں روانی اور تسلسل کا فقدان ہے تو مقالہ نگار کے لئے یہ ایک بڑا نقص ثابت ہوگا۔

5- مقالہ نگار نے کتنی محنت لگائی اور کس عمدگی سے تحقیقی مقالہ تیار کیا ہے اس کا دارومدار اس بات پر ہے کہ مقالہ نگار جو بھی مواد مہیا کرے اور اُس کے لئے جو بھی شہادت پیش کرے دونوں میں مطابقت ضروری ہے۔

6- مقالہ میں پیش کردہ واقعات اور حقائق کی موضوع مقالہ اور اس کے ذیلی عنوان سے مطابقت ضروری ہے۔ غیر ضروری اور غیر متعلقہ مواد پیش کرنے سے اجتناب کیا جائے۔

7- حد سے زیادہ اقتباسات نقل کرنا کوتاہ علمی اور اپنی بے بضاعتی کے ثبوت کو تقویت دینا ہے۔ مقالے میں مقالہ نگار کی اپنی تحریر زیادہ سے زیادہ ہونی چاہیے۔

8- جو بات پیش کی جائے وہ نہ تو اتنی طویل ہو کہ نقص لازم آئے اور نہ اتنی مختصر کہ ادھوری معلوم ہو۔

9- مقالہ نگار کی تحریر صلیحت اس حد تک ہونی چاہئے کہ اس کا تحقیقی مقالہ قاری کے ذہن پر ایک خاص اثر ڈال سکے۔ تحریر میں ادبی ذوق کی نمائندگی بھی ضروری ہے۔

11- مقالہ تحریر کرتے وقت مقالہ نگار کو تکرار سے گریز کرنا چاہیے۔

12- مقالہ نگار کی تحریر عمدہ، صاف اور خوشخط ہونی چاہئے۔ کیونکہ خوشخط یا بدخط تحریر بھی مقالہ نگار کے متعلق مثبت یا منفی رائے قائم کرنے کا سبب بن

نور اور ہدایت سے بھری کتابیں

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سراساوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

میں اپنی جماعت کے دوستوں کو پہلے بھی نصیحت کر چکا ہوں کہ ہمارے دوست ہماری کتابوں کو غور سے پڑھا کریں۔ ان میں نور ہے۔ ہدایت ہے، الہی برہان ہیں۔ جن پر غور کرنے سے نور ایمان حاصل ہوتا ہے اور برہان الہی سے ہی مومن کی ایمانی تکمیل ہوتی ہے اور اپنے خدائے قادر کے حسن کو دیکھ لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کا چشمہ اس کے قلب پر جاری ہو جاتا ہے اور محبت الہی میں وہ ایسا سرشار ہو جاتا ہے کہ دنیا کی تمام محبتیں اس کے قلب سے دھوئی جاتی ہیں۔ اس کے قلب میں اللہ ہی اللہ رہتا ہے یہی وہ مقام ہے جس کو تمام صوفیوں نے مقام فنا کہا ہے یعنی خدا میں گم ہو جانا اور اپنی ہستی کو مٹا کر اللہ تعالیٰ پر ایسا یقین کرنا کہ وہ میری ہر حرکت سے آگاہ ہے مومن کے قلب پر اتنی خشیت اللہ غالب ہو جاتی ہے کہ وہ کوئی حرکت بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے خلاف نہیں کر سکتا اور وہ خدا تعالیٰ کے سایہ عاطفت میں آ جاتا ہے اور اس کی رضا میں ہی وہ آرام پاتا ہے۔ ایسے ہی مومنوں کی شان میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے بلی من اسلم..... فرمایا ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے قرآن کریم کو اور ہماری کتابوں کو غور سے مطالعہ میں رکھا کریں۔ کیونکہ ان میں خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے ہزار ہا برہان موجود ہیں۔ جن سے ایمان تازہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حسن و جمال کا ذوق پیدا ہو جاتا ہے اور اخلاق الہی کی معرفت پیدا ہو جاتی ہے اور مومن کا کمال یہی ہے کہ وہ اخلاق الہی کا کامل عارف بنے اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا مصداق بن کر مخلوق خدا کی خیر خواہی میں خدائی صفات کا مظہر بنے۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ میرا دل تو یہی چاہتا ہے کہ میرے سارے دوست اللہ تعالیٰ کے اخلاق کامل کے مظہر بن جائیں۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کو لوگوں سے منوائیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ہو جائے۔ (الحکم 28 جولائی 1937ء ص 5)

سکتی ہے۔

13- مقالہ نگار کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے۔ کہ اس کا مقالہ واقعات اور معلومات کا محض ذخیرہ (Store) نہیں بلکہ حوالوں اور اقتباسات کے انتخاب میں مہارت، ادبی ذوق کی نمائندگی، غیر ضروری تشریحات سے اجتناب اور اچھوتا طرز استدلال معیاری مقالے کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

14- مقالہ نہ تو حد سے زیادہ ضخیم ہو اور نہ حد سے زیادہ مختصر۔



آنحضرت ﷺ اور صحابہؓ کی استقامت

کے ایمان افروز واقعات

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمارا رب ہے پھر انہوں نے استقامت اختیار کی ان پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔

ہم اس دنیاوی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی (تمہارے ساتھی ہیں) اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جس کی تمہارے نفس خواہش کرتے ہیں اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو تم طلب کرتے ہو۔

(سورۃ تم سجدہ: 31، 32)

دین پر استقامت اختیار کرنے والوں کے بارے میں حدیث شریف میں یوں بیان ہے کہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا۔ اعتدال اور میانہ روی کے ساتھ دین کی راہ پر چلو اور اس پر مضبوطی کے ساتھ چلے رہو اور یہ سمجھ لو کہ کوئی شخص محض اپنے عمل کے سبب سے نجات نہیں پاسکتا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ آپ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں میں بھی نہیں۔ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں ڈھانپ لے۔ (مسلم)

سفیان بن عبد اللہ راوی ہیں کہ میں نے رسول مقبولؐ سے گزارش کی کہ مجھے کوئی ایسی کافی، وانی نصیحت اسلام کے بارے میں فرمادیں کہ آپ کے بعد مجھے کسی اور سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہ رہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اس پر جم جاؤ۔ (مسلم)

آنحضرتؐ اور استقامت

انبیاء کرام علیہ السلام کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے اس بات کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ انبیاء کرام کے اس مقدس سلسلہ میں ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ سب سے زیادہ آزمائے گئے۔ آپ نے زبانی اذیتیں بھی سن کر برداشت کیں اور جسمانی دکھ بھی سہے اور یہ تمام مصائب آپ نے خدا تعالیٰ کی راہ میں بڑی خوشی سے جھیلے اور کبھی ماتھے پر کوئی شکن یا زبان پر کوئی شکوہ نہیں لائے بلکہ بڑی شان اور وقار کے ساتھ خدا تعالیٰ کی توحید دوسروں تک پہنچاتے رہے اور اعلیٰ درجہ کی استقامت کا نمونہ دکھایا۔ آپ کی سیرت کے مطالعہ سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ کفار مکہ نے آپ کو اذیتیں دینے

نے جوابا فرمایا!

”کہ اگر یہ کافر لوگ میرے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے ہاتھ میں چاند بھی رکھ دیں تو تب بھی میں اس دین حق کی تبلیغ سے باز نہیں آؤں گا“۔

آپ کے چچا حضرت ابوطالب کی وفات کے بعد تو رسول اللہ کے ساتھ قریش مکہ کی ایذا دہی کا سلسلہ اور بھی تیز ہو گیا یہاں تک کہ وہ لوگ آپ کی ذات پر بھی حملے کرنے لگے۔ ایک بد بخت نے آپ کے سر پر خاک ڈال دی۔ رسول کریمؐ جب اس حالت میں گھر تشریف لائے تو آپ کی لخت جگر (حضرت فاطمہؓ) مٹی بھرا سر دھوتی تھیں اور ساتھ ساتھ روتی جاتی تھیں اور رسول اللہ سے تسلی دیتے ہوئے فرماتے تھے۔

بیٹی! رو نہ انہیں اللہ تعالیٰ تمہارے باپ کا محافظ ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ نبی کریمؐ کے شدائد و آلام کا حال اصحاب رسول نے بہت کم بیان کیا ہے کیونکہ ایک طرف یہ مضمون سخت تکلیف دہ ہے تو دوسری طرف ادب رسول کا بھی تقاضا تھا کہ یہ تذکرے عام نہ ہوں۔ خود نبی کریمؐ اتنی زیادہ تکالیف برداشت کرنے کے باوجود کمال صبر کا نمونہ دکھاتے ہوئے کبھی بھی از خود ان شدائد و آلام کے قصے نہیں سناتے تھے۔

آپ کے صبر و استقلال اور استقامت کے بارے میں ایک انگریز نثر نگار ڈیون پورٹ لکھتا ہے کہ محمدؐ کو بلاشک و شبہ اپنے مشن کی سچائی پر یقین تھا وہ اس کے لئے مطمئن تھے کہ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ ہونے کی حیثیت سے انہوں نے ملک کی تعمیر و اصلاح کی ہے۔ ان کا اپنا مشن نہ تو بے بنیاد تھا اور نہ فریب دہی، جھوٹ و افتراء پر مبنی تھا بلکہ اپنے مشن کی تعلیم و تبلیغ کرنے میں نہ کسی لالچ یا جھکی کا اثر قبول کیا اور نہ رخصوں اور تکالیف کی شدتیں ان کی راہ میں رکاوٹ بن سکیں بلکہ وہ سچائی کی تبلیغ مسلسل کرتے رہے۔

صحابہ کرام کی استقامت

قریش مکہ نے جس طرح آپ کو تبلیغ دین سے باز رکھنے کے لئے طرح طرح کے مظالم کا نشانہ بنایا ویسا ہی سلوک انہوں نے آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ کیا جسے پڑھ کر اور سن کر رو گئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

حضرت بلالؓ جو کہ امیہ کے ایک حبشی غلام تھے آپ کو پتی ہوئی زمین پر پشت کے بل لٹا دیا جاتا اور پھر ایک بھاری بھاری پتھر آپ کے سینے پر رکھا جاتا اور کہا جاتا کہ اسلام سے باز آؤ اور لات و عزیٰ بتوں کی عبادت کرو۔ ورنہ اسی حال میں مر جاؤ گے۔ مگر استقامت کے اس شہزادے کی زبان پر اس حال میں بھی صرف ”احد احد“ کے الفاظ جاری رہتے تھے کہ ”خدا ایک ہے خدا ایک ہے“ رسول اللہ سے اپنے اس صادق اور راست باز غلام کی یہ حالت نہ دیکھی جاتی تھی۔ ایک روز آپ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ کاش ہم بلال کو آزاد کر سکتے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ آپ نے انہیں آزاد کروایا۔ اسی طرح حضرت یاسرؓ ان کی بیوی حضرت سمیہ

اور بیٹا عمار قریش کے قبیلہ بنو مخزوم کے غلام تھے۔ ان کو بھی مکہ کے پتے کے پتے ہوئے میدان میں سخت گرم دوپہر میں لے جا کر اذیتوں کا نشانہ بنایا جاتا رہا۔ آنحضرتؐ انہیں صبر کی تلقین کرتے اور فرماتے!

اے خاندان یاسر صبر کرو۔ میں تمہیں جنت کا وعدہ دیتا ہوں۔

حضرت عثمانؓ فرماتے تھے ایک دفعہ میں رسول اللہ کے ساتھ مکہ کے پتھر لے میدان سے گزرا تو عمار اس کے والد یاسر اور والدہ سمیہ کو ان لوگوں نے عذاب میں مبتلا کر رکھا تھا۔ رسول اللہ کو دیکھ کر حضرت یاسرؓ نے صرف اتنا کہا!

یارسول اللہ! اب زندگی اسی طرح گزارنی ہوگی۔ اس پر نبی کریمؐ نے حضرت یاسرؓ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا! صبر کرو! یاسر صبر کرو“۔

پھر آپ نے خدا تعالیٰ سے دعا کی۔ ”اے اللہ! یاسر کے خاندان کو بخش دے“۔ بالآخر ابو جہل نے نیزہ سے حضرت سمیہ کو شہید کر ڈالا۔

حضرت خبابؓ کو آگ جلا کر اس میں ڈالا گیا۔ دیکھتے کو نکلوں کو ان کی پشت کی چربی نے ٹھنڈا کیا ورنہ وہ ظالم تو سینے پر پاؤں رکھ کر کھڑے رہے۔ یہاں تک کہ پشت پر جلنے کے نشان ہمیشہ کے لئے باقی رہ گئے۔ اس پر حضرت خباب بن ارتؓ بیان کرتے ہیں کہ بالآخر ہم نے ایک دن رسول اللہ سے جا کر ان مظالم کی شکایت کی کہ آپ ہماری مدد نہیں کریں گے اور ہمارے لئے دعا نہیں کریں گے۔ آپ نے فرمایا!

تم سے پہلے لوگوں کو گڑھے کھود کر ان میں دفن کر دیا جاتا تھا اور ان کو آری چلا کر دو ٹکڑے کر دیا جاتا تھا مگر یہ چیز انہیں اپنے دین سے نہ ہٹا سکی۔ لوہے کی سنگھویوں سے ان کے گوشت ہڈیوں سے نوج لئے گئے مگر یہ بات بھی انہیں دین سے جدا نہ کر سکی۔ خدا کی قسم! اللہ اپنے اس دین کو غلبہ بخشے گا اور صفاء سے حضر موت تک کسی مسافر سوار کو سوائے اللہ کے کسی کا خوف نہیں ہوگا مگر تم جلدی کرتے ہو۔

اسی طرح ایک صحابی حضرت خبیثؓ کو سولی پر لٹکا دیا گیا نیزوں کے کچوکے اور تلواروں کے گھاؤ لگا کر اذیتیں دی گئیں۔ کسی ستم ظریف نے پوچھا کیا خیال خبیث! اب تو چاہتے ہو گے کہ میری جگہ محمدؐ ہوتا اور میں اس عذاب سے بچ جاتا۔ اس پر حضرت خبیثؓ نے جواب دیا کہ!

مجھے سو دفعہ اس طرح اذیتیں دے دے کر مارا اور زندہ کیا جاتا رہے۔ مجھے منظور ہے لیکن یہ گوارا نہیں کہ میرے پیارے رسول اللہ کے پاؤں میں ایک کاٹنا بھی چھپے۔

اس شہید وفانے اپنی وفات سے قبل جو اشعار کہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔

”جب میں ایمان کی حالت میں اپنی جان دے رہا ہوں تو مجھے اس بات کی کوئی پروا نہیں کہ میں اللہ کی راہ میں زخم کھرا کر گرتا ہوں تو میری دائیں کروٹ پہلے زمین پر لگتی ہے یا بائیں کروٹ“۔

حالات زندگی

حضرت سید احمد صاحب بریلوی شہید

تعارف

آپ کا نام نامی اسم گرامی آپ کے خوبصورت کارناموں کی طرح خوبصورت یعنی سید احمد صاحب بریلوی تھا۔ آپ کے والد کا اسم مبارک سید محمد عرفان اور دادا جان کا نام سید نور محمد تھا۔ آپ کا نسب نامہ حضرت حسن بن علی کرم اللہ وجہہ سے جا کر ملتا ہے۔ یہ خاندان کس زمانہ میں ہندوستان آیا کسی کو صحیح علم نہیں ہے۔

آپ کا حلیہ مبارک اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ آپ بلند قامت تھے اور رنگ سرخ و سفید، بال سیاہ قوی بیکل، ابرو پیوستہ، کشادہ پیشانی، دراز بینی، خنداں رو، نہایت حسین و جمیل، خلق مجسم تھے، آپ کو دیکھنے والا آپ کے رعب تلے آ جاتا۔

(حضرت سید احمد بریلوی شہید ص 4)

جب آپ کچھ بڑے ہوئے اور کھیل کود میں مشغول ہوئے تو وہاں بھی آپ کے کھیل باقی بچوں کے کھیل سے بالکل مختلف ہوتے، آپ بچوں کو جمع کرتے اور دوشکر بنا لیتے ایک اسلامی اور دوسرا لفظ کا، پھر ایک دوسرے پر حملہ ہوتا اور یہی آوازیں دیتے کہ مار دیا، فتح حاصل کر لی اور پھر بلند آواز سے تکبیریں کہتے اس طرح آپ لشکر اطفال کی سرداری کیا کرتے تھے۔ (حضرت سید احمد بریلوی شہید ص 5)

زیارت نبوی

صاحب ”مخزن احمدی“ بحوالہ ”صراط مستقیم“ لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ رات کو سوئے ہوئے تھے تو آپ نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ آپ کے پاس تشریف لائے ہیں اور بڑی محبت سے ایک کے بعد ایک چھوڑ رہے ہیں آپ کے منہ میں ڈالتے ہیں جب آپ بیدار ہوئے تو آپ کے منہ میں ان چھوڑوں کی مٹھاس اسی طرح موجود تھی۔

(حضرت سید احمد بریلوی شہید ص 11-12)

ہمدردی خلق

شاہ صاحب کی زندگی کے ان گنت واقعات کتب میں موجود ہیں جو آپ کی سیرت طیبہ پر روشنی ڈالتے ہیں ان میں سے چند ایک بطور نمونہ پیش خدمت ہیں۔ ہمدردی خلق کا ایک واقعہ یہ ہے۔

حضرت سید احمد صاحب خود فرماتے ہیں کہ جب میں دہلی کے لئے روانہ ہوا تو اس وقت میرے پاس صرف تین پیسے تھے۔ دہلی کا سفر چودہ، پندرہ منزل تھا۔ ایک منزل چل کر میں نے ایک پیسے کے ستوا گر کر خرید کیا اور ستوا گول کر میں پینا ہی چاہتا تھا کہ ایک مسکین نے صدا بلند کی کہ میں چار دن سے بھوکا ہوں،

سید صاحب فرماتے ہیں کہ یہ صداس کر میرے دل میں خیال آیا کہ میں فوراً یہ ستو پی جاؤں پھر غور کیا اور سوچا کہ میں دو دن کا بھوکا ہوں اور یہ چار دن سے بھوکا ہے اس لئے اس کا حق پہلے ہے اس پر میں نے وہ ستو اس مسکین کو دے دیئے اور ساری رات میں نے یونہی ذکر الہی کرتے ہوئے گزار دی صبح ہوئی تو پھر ایک پیسے کے ستو خرید کئے اور بھوک مٹائی۔“

(حضرت سید احمد بریلوی شہید ص 10-11)

خدائی دعوت

ایک اور واقعہ آپ کی سوانح میں یوں لکھا ہے کہ ایک دفعہ سید صاحب کے دو تین ساتھیوں نے جو کہ آپ کے ہم نوالہ وہم پیالہ تھا کہا کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ غیب سے ہماری لئے کوئی رزق کا سامان کرے۔ پہلے تو سید صاحب نے اپنے ساتھیوں کو کہا کہ آج کی رات بھوک کی سختی اٹھا لو صبح کوئی انتظام ہو جائے گا۔ لیکن ساتھی بالکل اس کے لئے تیار نہ ہوئے کیونکہ بھوک بہت زیادہ تھی اور آپ سے دعا کرنے پر زور دیتے ہوئے لشکر کی طرف چلے گئے۔ آپ نے ایک کبل لیا اور لیٹ گئے اور دعا کرنے لگے کچھ دیر بعد آپ کو ایک شخص نے اٹھایا کبل سے منہ نکالا تو دیکھا ایک بڑا طبق (بڑا تھا) حلوا سے گرم گرم بھرا ہوا اس شخص کے سر پر تھا اور کہا یہ حلوا خدا تعالیٰ کی نذر ہے آپ اس کو لے لیجئے اور تناول فرمائیں اس پر سید صاحب نے فرمایا آپ کچھ دیر ٹھہر جائیں میرے ساتھی لشکر میں گئے ہوں وہ وہاں آتے ہیں تو یہ حلوا اپنے برتنوں میں ڈال کر برتن آپ کو واپس کر دیتے ہیں اس پر اس شخص نے کہا یہ طبق بھی خدا کی نذر ہے اس کو آپ رکھ لیں اور مجھے رخصت دیجئے۔ میں زیادہ وقت یہاں ٹھہر نہیں سکتا یہ کہتا ہوا کہ وہ شخص وہاں سے رخصت ہو گیا اس شخص کے چلے جانے کے بعد آپ کے ساتھی آگئے تب سید صاحب نے اپنے ساتھیوں سے کہا اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا چاہئے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے اس پر وہ طبق آپ نے اپنے ساتھیوں کے سامنے رکھ دیا اور دوستوں نے شکر الہی کرتے ہوئے اس رزق کو کھایا۔

(حضرت سید احمد بریلوی شہید ص 14-15)

قاتل کو معاف کر دیا

اللہ والوں کو ہر قسم کی تکالیف سے گزرنا پڑتا ہے بعض اوقات خدا کی راہ میں نذرانہ جان بھی پیش کرنا پڑتا ہے۔ اس قسم کا ایک واقعہ لکھا ہے کہ آپ کو ایک حاسد نے زہر دیا تھا۔

دوران جنگ ایک مرتبہ آپ کو زہر بھی دیا گیا تھا

ایک مسلمان ہی کچھ کھجڑی بنا کر افسران لشکر کے لئے لایا اور بڑی عقیدت سے پیش کی باقی تو کسی نے وہ کھجڑی نہ کھائی البتہ حضرت سید احمد صاحب نے پوری کھالی اس کا نتیجہ یہ ہوا آپ کو زہر کا پوری طرح سے اثر ہو گیا کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ آپ کی طبیعت ناساز ہو گئی اور تے آنی شروع ہوئی فوری علاج معالجہ کی طرف دھیان دیا گیا زہر کا اثر کافی حد تک زائل ہو گیا لیکن وہ صورت نہ رہی جو ایک صحت مند آدمی کی ہوتی ہے..... حضرت سید صاحب کی حالت ایک ہفتہ تک خراب رہی بے ہوشی کی کیفیت تھی جب آپ کو ہوش آیا تو آپ کو تمام حالات جنگ سے اطلاع دی گئی اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ جو ہمیں تکلیف پہنچی ہے یہ ہماری خطا کا نتیجہ ہے؟ اور اللہ تعالیٰ نے اس ذریعہ سے میرے جد امجد حضرت رسول اللہ ﷺ کی سنت کو مجھ پر جاری کر دیا ہے اس کے بعد ان لوگوں کو جنہوں نے آپ کو زہر دیا تھا گرفتار کر کے آپ کے پاس لایا گیا لیکن آپ نے دونوں کو براہِ حلم و ترمیم بزرگانہ کے کچھ نہ کہا دوسرے سب لوگ ان کے قتل کے درپے تھے لیکن آپ نے انہیں رات کے اندھیرے میں فرار کر دیا اس طرح سید صاحب نے آنحضرت ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے اپنے جانی دشمنوں کو معاف کر دیا۔ (حضرت سید احمد بریلوی شہید ص 27-28)

جام شہادت اور میدان جنگ

سکھ مسلمانوں پر ظلم کر رہے تھے اذان دینے کے لئے اجازت نہ تھی مسلمانوں کا قتل عام کیا جا رہا تھا بچوں کو ذبح کیا جاتا عورتوں کو زبردستی اپنے قبضہ میں کیا جاتا اس ظلم عظیم کو آپ نے برداشت نہ کیا اور سکھوں کے خلاف جہاد کیا چنانچہ لکھا ہے۔

آخری معرکہ بالاکوٹ میں ہوا اور معرکہ ایسی جگہ ہوا تھا کہ دشمنوں پر حملہ سے روک کے لئے ایک طرف دلدل تھی اور پھر مقابلہ پہاڑ پر چڑھے ہوئے تھے اور وہاں سے گولیاں برس رہے تھے کافی دیر مقابلہ کے بعد بھی جب کوئی کامیابی کی راہ دکھائی نہ دی تو پھر حضرت سید صاحب نے اس علاقہ سے جو دلدل کا تھا جہاں پر دشمنوں کی فوج نیچے اتر کر مقابلہ کر رہی تھی جانے کے لئے دلدل میں چھلانگ لگادی اور اپنی جواں مردی اور شیراز حوصلہ کے ساتھ طاقت لگا کر دلدل سے پار ہو کر اکیلے ہی دشمنوں پر حملہ آور ہو گئے اس کے بعد آپ کے ساتھی بھی اس دلدل میں سے پار ہو کر آپ سے ملنے لگے لیکن بہت سے اس دلدل میں پھنس بھی گئے اور بعض لوگوں کی بندوقیں گیلی ہو کر نا کارہ بھی ہو گئیں نیچے کھڑے لوگوں سے تو مقابلہ خوب ہوا لیکن وہ لوگ جو پہاڑ پر تھے ان کے لئے اوپر سے گولیاں برسنا آسان تھا۔

آپ کا مزار مبارک بالاکوٹ میں موجود ہے اور کچی مٹی کی بنی ہوئی ہے خاکسار نے بھی آپ کی قبر پر دعا کی ہے۔

نیکی کا اجر ضائع نہیں ہوتا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

تذکرۃ الاولیاء میں میں نے پڑھا تھا کہ ایک آتش پرست بڑھانوے برسی کی عمر کا تھا۔ اتفاقاً بارش کی چھڑی جو لگ گئی تو وہ اس چھڑی میں کوٹھے پر چڑیوں کے لئے دانے ڈال رہا تھا۔ کسی بزرگ نے پاس سے کہا کہ ارے بڑھے تو کیا کرتا ہے اس نے جواب دیا کہ بھائی چھ سات روز متواتر بارش ہوتی رہی ہے۔ چڑیوں کو دانہ ڈالتا ہوں۔ اس نے کہا کہ تو عبث یہ حرکت کرتا ہے۔ تو کافر ہے۔ تجھے کہاں۔ بوڑھے نے جواب دیا۔ مجھے اس کا اجر ضرور ملے گا۔

بزرگ صاحب فرماتے ہیں کہ میں حج کو گیا تو دور سے کیا دیکھتا ہوں کہ وہی بڑھا طواف کر رہا ہے۔ اس کو دیکھ کر مجھے تعجب ہوا اور جب میں آگے بڑھا تو پہلے وہی بولا کیا میرے دانے ڈالنا ضائع گیا۔ یا ان کا عوض ملا؟ اب خیال کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کافر کی نیکی کا اجر بھی ضائع نہیں کیا۔ تو کیا مسلمان کی نیکی کا اجر ضائع کر دے گا؟

﴿ملفوظات جلد اول ص 46-47﴾

مجدد 13 ویں صدی

آپ تیرہویں صدی کے مجدد تھے اس بارے میں منشی جعفر صاحب تھامیری فرماتے ہیں۔

”اگر اس بزرگ کو مجدد تیرہویں صدی یا مہدی وسط کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا..... نئی روشنی والوں کو ان واقعات سے سخت چڑھو گی مگر جبکہ وہ اپنے حیران پیر مسیح کی سوانح سے مقابلہ کریں گے تو ما بین ہر دو سوانح سر موافقت نہ پائیں گے بلکہ وقت موازنہ جان لیں گے کہ مسیح اور سید صاحب ایک ہی شاہراہ کے راہ رو اور ایک استاد کے شاگرد تھے۔“

(تواریخ عجیبہ موسوم بہ سوانح احمدی ص 5 نمبر 5)

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے یوحنا نبی خدا تعالیٰ کی تبلیغ کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے اسی طرح ہم سے پہلے اسی ملک پنجاب میں سید احمد صاحب توحید کا وعظ کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ یہ بھی ایک مماثلت تھی جو خدا تعالیٰ نے پوری کر دی۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 356)

حضرت مسیح زماں مہدی دوران حضرت بریلوی صاحب شہید کے کام کی نسبت فرماتے ہیں۔

ہند میں دو واقعہ ہوئے ہیں۔ ایک سید احمد صاحب کا اور دوسرا ہمارا۔ ان کا کام لڑائی کرنا تھا انہوں نے شروع کر دی مگر اس کا اتمام ہمارے ہاتھوں مقدر تھا جو کہ اب اس زمانہ میں بذریعہ قلم ہو رہا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 192 پرانا ایڈیشن)

موبائل فون کی مضر صحت شعاعیں و احتیاطی تدابیر

انسانی خلیات پر مضر اثرات

موبائل فون کے ذریعے ایک شخص کا دوسرے کے ساتھ رابطے کے لئے دو چیزیں ضروری ہوتی ہیں۔ 1- کسی موبائل فون کمپنی کا ٹاور جس سے نکلنے والی Radio Waves کے ذریعے سے ایک انسان کی کسی دوسرے سے بات ہو سکتی ہے۔ 2- دونوں اشخاص کے پاس ایک Handset یا موبائل فون جس کے ذریعے سے آواز کی لہریں ایک جگہ سے دوسری جگہ جاسکیں۔ دونوں چیزیں یعنی ٹاور اور موبائل فونز ایک قسم کی شعاعیں خارج کرتے ہیں۔ جنہیں Electromagnetic Waves کہا جاتا ہے۔ انسانی صحت کے حوالے سے تحقیق کرنے والے بہت سے سائنسدان ان شعاعوں کو انسانی صحت کے لئے نقصان دہ قرار دے چکے ہیں۔ اب تک کی مستند تحقیق کے مطابق ان شعاعوں سے پیدا ہونے والی گرمی سے جسمانی خلیوں کی موت واقع ہو سکتی ہے اور جو لوگ لمبی بات کرنے کے عادی ہوں وہ اس کا شکار ہو سکتے ہیں۔ حال ہی میں یونان میں سائنسدانوں کی ایک ٹیم نے یہ اعلان بھی کیا ہے کہ موبائل فون کی شعاعوں سے DNA کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ بعض سائنسدانوں نے ان شعاعوں کو کینسر کا باعث بھی قرار دیا ہے۔ زیادہ پریشانی کی یہ بات ہے کہ موبائل فون ٹاورز سے یہ شعاعیں بغیر کسی وقفے کے مسلسل خارج ہو رہی ہیں اور انسانی آبادی مسلسل بغیر کسی روک ٹوک کے ان کا شکار ہے۔ جوں جوں موبائل فون کا استعمال بڑھ رہا ہے، توں توں ان ٹاورز کی تعداد میں بھی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اور ایسے علاقوں میں جہاں آبادی کافی کلومیٹر تناسب زیادہ ہے یہ خطرہ زیادہ ہڈت کے ساتھ موجود ہے۔

ارزاں موبائل۔ بیش مضر تیں

ایک اور بڑا خطرہ مارکیٹ میں موجود سستے موبائل فونز سے ہے جو کم قیمت میں دستیاب تو ہوتے ہیں لیکن ان کو بنانے والی کمپنیاں نہ تو انٹرنیشنل ہوتی ہیں جن کے پاس تحقیق اور پروڈکٹ کو بہتر سے بہتر اور محفوظ بنانے کے لئے فنڈز وافر مقدار میں ہوتے ہیں اور نہ ہی جدید تکنیک جس کے ذریعے سے نقصان دہ شعاعوں کے اثر کو کم سے کم کیا جاسکتا ہے۔

ریڈی ایشن بچوں

کے لئے مضر ہے

ایک اور چیز جو نہایت اہم اور قابل توجہ ہے وہ نوجوانوں اور بچوں میں موبائل فون کا بڑھتا ہوا استعمال ہے۔ گھروں میں موجود چھوٹے بچے فون تو استعمال نہیں کرتے لیکن والدین اور بڑے بہن بھائیوں کے زیر استعمال فونز کی شعاعوں کی مسلسل زد میں رہتے ہیں۔ یہ امر بچوں میں دماغی خلیوں کے نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔ اس صورت حال میں ماں باپ اور بڑے بہن بھائیوں کو اس امر کی نگرانی کرنی پڑے گی کہ کم عمر بچے نہ تو موبائل فون کو استعمال کریں اور نہ ہی اس کا استعمال ان کے بہت قریب فاصلے پر کیا جائے۔ بڑی عمر کے لوگوں کے لئے بھی جن کی قوت مدافعت کمزور پڑ چکی ہوتی ہے۔ موبائل فون کی Radiation بے حد نقصان کا موجب ہو سکتی ہے۔

ریڈی ایشن، ڈپریشن، نسیان

وتھ کاوٹ کا سبب ہے

حالیہ سائنسی تحقیق نے اس بات پر مہر تصدیق ثبت کی ہے کہ موبائل فون کی Radiation انسانی DNA کے لئے بھی سخت نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔ اور عجیب و غریب بیمار یوں کو جنم دے سکتی ہے۔ امریکہ میں کی جانے والی ایک تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ موبائل فون کا زیادہ استعمال ڈپریشن اور اس سے ملتے جلتے ذہنی عوارض کا باعث بن سکتا ہے۔ کیونکہ اس سے خارج ہونے والی شعاعوں کے نقصان دہ اثرات میں سے ڈپریشن پہلے نمبر پر ہے۔ دیگر نقصانات میں توجہ مرکوز کرنے میں مشکل، یادداشت کی کمی، سرپایسینے یا گلے میں درد یا داؤ، چلتے ہوئے چکر آنا، زیادہ نیند کا آنا، تھکاوٹ اور جلد کی رنگت میں تبدیلی کا ہونا ہے۔

ریڈی ایشن بلڈ کینسر کا

سبب بن سکتی ہے

ایک اور نقصان موبائل فون ٹاور کا یہ ہے کہ اگر اس سے بہت زیادہ ریڈی ایشن خارج ہو رہی ہو تو ایک خاص ٹیپر پچر سے اوپر ہونے کی صورت میں وہ جلد کو جلا سکتی ہے۔ یہ جلن اسی قسم کی ہو سکتی ہے جیسی مائیکروویو اوون کے اندر ہاتھ وغیرہ جلنے کے نتیجے میں ہو سکتی ہے۔ تاہم معمولی مقدار میں خارج ہونے والی ریڈی ایشن کے بارے میں ثابت ہو چکا ہے کہ وہ انسانی صحت کے لئے نقصان دہ نہیں مگر یہی وجہ ہے کہ اب بہت سارے ادارے اس بات پر زور دے رہے

ہیں کہ High Voltage Electric Lines کو کھمبوں کی بجائے زیر زمین رکھا جائے۔ تاکہ نقصان دہ ریڈی ایشن سے بچا جاسکے۔ ایک تحقیق کے مطابق جو تقریباً سات سال تک کی گئی ایک ایسے علاقے میں جہاں اس قسم کی ریڈی ایشن موجود تھی وہاں کے رہائشی بچوں میں lymphoblastic leukemia جو کہ خون کے کینسر کی ایک قسم ہے کار بھان پایا گیا۔

چنانچہ اس تحقیق نے ثابت کیا کہ Electromagnetic Radiation کی زیادہ مقدار یا اس کے قریب زیادہ عرصہ رہنے سے انسانی صحت پر ناقابل تلافی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے بھی اس سلسلے میں نوٹیفیکیشن جاری کئے ہیں اور موبائل فون استعمال کرنے والوں کو خبردار کیا ہے کہ ممکنہ نقصانات سے بچنے کے لئے ریڈی ایشن کے اثرات سے حتی المقدور بچنے کی کوشش کی جائے۔

خاص طور پر بچوں کو اس کے اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری تدابیر اختیار کی جائیں۔ امریکہ میں کیلیفورنیا ڈیپارٹمنٹ آف ہیلتھ نے 2002ء میں ایک رپورٹ شائع کی جس کے مطابق الیکٹرو میگنیٹک ریڈی ایشن کینسر اور اسقاط حمل کا باعث بن سکتی ہیں۔

ریڈی ایشن قوت متفکرہ کو

شدید طور پر متاثر کر سکتی ہے

یونیورسٹی آف واشنگٹن، سی اٹل، امریکہ میں کی جانے والی ایک ریسرچ کے مطابق موبائل فون ریڈی ایشن انسانی صحت کو حد درجہ نقصان پہنچا سکتی ہے۔ ریسرچ کرنے والے سائنسدانوں کا کہنا تھا کہ موبائل فون ریڈی ایشن انسانی نروس سسٹم کے لئے نقصان دہ ہے۔ نیز اس سے Alzheimer's جیسے امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ جس سے انسانی دماغ کی سوچنے اور فکر کرنے کی صلاحیت کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے۔ بعض سائنسدانوں نے یہاں تک کہا ہے کہ موبائل فون ایک چرنوبل ہے۔ چرنوبل روس کا ایٹمی پلانٹ تھا جو 1986ء میں ایک دھماکے سے پھٹ گیا تھا اور جس سے خارج ہونے والی ریڈی ایشن نے روس کے علاوہ مشرقی یورپ کے کئی ممالک اور سیکینڈے نیوین ممالک کو بھی متاثر کیا تھا۔ اس حادثے کی وجہ سے تقریباً دو لاکھ افراد نقل مکانی پر مجبور ہو گئے تھے۔

دراصل ہر الیکٹرونک مشین یا اوزار کسی حد تک ریڈی ایشن خارج کرتا ہے۔ ایک عام کمپیوٹر ٹارٹل ریڈی ایشن کی حد سے 20 گنا زیادہ ریڈی ایشن خارج کرتا ہے۔ جبکہ ایک موبائل فون 100 گنا زیادہ۔ اگرچہ یہ صرف ایک تقابلی جائزہ ہے اور 100 ہونے کے باوجود بھی صحت کے لئے از حد نقصان دہ نہیں۔ تاہم مستقل اور کثرت سے استعمال گہرے نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔

دو تین منٹ کی کال دماغ و

اعصاب کو متاثر کر سکتی ہے

سائنسدانوں کی ایک ٹیم کا تو یہ بھی ماننا ہے کہ موبائل فون پر دو سے تین منٹ کی کال کے بعد انسانی دماغ دو سے تین گھنٹے تک اپنے افعال کے لحاظ سے کمزوری کا شکار ہو جاتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ فون کی ریڈی ایشن ہمارے جسم میں سرایت کر کے نہایت سرعت کے ساتھ دماغ تک پہنچتی اور اس کے افعال کو متاثر کرتی ہے۔ علاوہ ازیں جسم کے باقی حصے بھی ایک قسم کے کرنٹ کی سی حالت سے گزرتے ہیں جو بالآخر صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔ یہ کرنٹ جو ریڈی ایشن سے پیدا ہوتا ہے جسم کے دفاعی نظام کو بھی متاثر کرتا ہے۔ یورپین یونین کی ایک حالیہ تحقیق کے مطابق موبائل فون کی ریڈی ایشن جسم کے خلیات کو کمزور اور DNA کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ موبائل فون کا بڑھتا ہوا استعمال اب ماہرین کے لئے کافی تفتیش کا باعث ہے۔ یہ بات ایسے لوگوں کے لئے لچھے فکر یہ ہے جو ہمہ وقت موبائل کو کان سے چپکائے رہتے ہیں۔

موثر قوانین کا فقدان

ترقی پذیر ملکوں میں موبائل فون ریڈی ایشن کو کنٹرول کرنے میں ایک بڑی رکاوٹ موثر قوانین کا نہ ہونا ہے۔ بعض ترقی یافتہ ملکوں میں بھی اس سلسلے میں ابھی مناسب قوانین نہیں بن سکے۔ ایسے حالات میں ہر شخص کو احتیاطی تقاضوں کے پیش نظر خود ہی موبائل فون کے استعمال میں اعتدال لانا ہوگا اور دیگر احتیاطوں پر دھیان دینا ہوگا۔ یہ کہنا کہ موبائل فون استعمال ہی نہ کیا جائے یقیناً زیادتی ہوگی۔ کیونکہ اس کی افادیت اور اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ اصل احتیاط کا ہے جو مخلوق خاطر رہنا چاہیے۔

طاقتور موبائل فون انڈسٹری

اگرچہ ایک کھرب ڈالر مالیت کی موبائل فون انڈسٹری سائنسدانوں کی تحقیقات کو پوری طرح تسلیم نہیں کرتی اور مسلسل اس امر پر زور دے رہی ہے کہ موبائل فون کا استعمال انسانی صحت کے لئے نقصان دہ نہیں۔ سائنسدان اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کہ موبائل فون ہر قسم کے نقصان دہ اثرات سے بالکل پاک ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس سال دنیا بھر میں موبائل فون استعمال کرنے والوں کی تعداد پینتھ کروڑ مزید بڑھ جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ اب دنیا بھر میں موبائل فون کے انسانی صحت پر اثرات کا تفصیلی جائزہ لینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جرمنی میں کی جانے والی ایک ریسرچ کے مطابق اگرچہ لیبارٹری کے اندر کئے جانے والے تجربات میں ثابت ہوا ہے کہ موبائل فون ریڈی ایشن صحت کے لئے نقصان دہ ہے، تاہم ریسرچ کرنے والے

بدمزاج دو گاندار کا شہد بھی گڑوا ہوتا ہے

حضرت شیخ سعدی فرماتے ہیں۔

ایک ہنس کھ اور خوش اخلاق آدمی شہد کا کاروبار کرتا تھا۔ لوگ اس کی خوش مزاجی اور میٹھی باتوں پر ایسے فریفتہ تھے کہ اس کا شہد ہاتھوں ہاتھ بک جاتا۔ یہاں تک کہ اگر وہ زہر بھی اٹھالیا تو لوگ اس کو شہد سمجھ کر کھا جاتے۔

ایک بدمزاج آدمی اس کے کاروبار کی ترقی کو دیکھ کر جلتا تھا۔ اس نے سوچا کہ اس کے شہد میں کون سا سرخاب کا پر لگا ہوا ہے چلو ہم بھی یہی دھندہ شروع کرتے ہیں چنانچہ اس نے بھی شہد کا کاروبار شروع کر دیا۔ لیکن اس کی ترش روئی کو دیکھ کر لوگ نزدیک بھی نہ پھٹکتے تھے سارا دن گلی کوچوں میں ہانک لگاتا رہا لیکن ایک گاہک بھی نہ آیا رات کو تھک ہار کر خالی ہاتھ گھر گیا اور بیوی سے کہنے لگا میرے شہد میں معلوم نہیں کیا خرابی ہے کہ کوئی خریدتا ہی نہیں۔ بیوی نے ہنستے ہوئے جواب دیا

عسل تلخ باشد ترش روئے را
تلخ مزاج آدمی کا شہد بھی تلخ ہوتا ہے۔

مفید استعمال کی تلقین کی گئی ہے جبکہ مضر اور نقصان دہ اثرات سے محفوظ رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

ریڈیائی شعاعوں سے محفوظ

رہنے کا ہومیو علاج

فی زمانہ اکثر و بیشتر دنیا کا ہر شخص کسی نہ کسی رنگ میں ریڈیائی شعاعوں سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا ایکس ریز مائیکرو ویو اوون، موبائل فون، کمپیوٹر، ٹی وی غرضیکہ دیگر انواع و اقسام کے برقی آلات سے نکلنے والی شعاعیں کم یا زیادہ ضرور متاثر کرتی ہیں۔ مذکورہ بالا اشیاء کا استعمال ایک ضرورت و ایک مجبوری بن چکا ہے اور ان سے علیحدگی ناممکن العمل ہے۔

پس ہم ذیل میں ایسی ہومیو ادویات تحریر کر رہے ہیں جن سے بفضل خدا ان کی مضرات سے بچا جاسکتا ہے۔

اجزائے نسخہ:

ریڈیم بروم 200 (RADIUM BROM) ہفتہ میں ایک بار۔
فیوم فاس 6x (Ferrum Phos)
کلکیر یا فاس 6x (Calc Phos)
کالی فاس 6x (Kali Phos)
سلیشیا 6x (Silicia)
دوتا چار گولیاں دن میں تین چار مرتبہ استعمال کریں۔ مذکورہ بالا نسخہ کو ایک عرصہ تک زیر استعمال رکھیں۔

استعمال نہ کیا جائے بلکہ اس مقصد کے لئے Fixed یعنی گھریلو فون استعمال کیا جائے۔

2- کار کے اندر کم سے کم بات کی جائے کیونکہ کار کے اندر ریڈی ایشن کا دائرہ مختصر ہو جاتا ہے اور زیادہ نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔ اگر ممکن ہو تو گاڑی سے باہر نکل کر بات کی جائے۔

3- چھوٹے بچوں کے پاس موبائل فون آن حالت میں نہ چھوڑا جائے، کیونکہ بچوں کا دماغ کمزور ہوتا ہے۔ اور ریڈی ایشن سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔

4- موبائل فون کو سامنے کی جیب میں رکھنے کی بجائے سائڈ پکٹ میں رکھیں۔ فون کو پینٹ کی بیٹل کے ساتھ نہ رکھیں۔ اسی طرح پیچھے والی جیب جو ریڈی کی ہڈی کے قریب ہے رکھنے سے پرہیز کریں۔ ایسا کرنے سے ریڈی کی ہڈی میں موجود اہم مادہ Bone Marrow متاثر ہو سکتا ہے۔

اسی خبر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ نہ صرف موبائل فون بلکہ کوئی بھی وائرلیس فون صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔ جرمنی کی حکومت نے باقاعدہ اعلان کیا ہے کہ وائرلیس فون جن میں موبائل فون بھی شامل ہیں۔ انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہو سکتے ہیں۔

رات کو سوتے وقت اگر ممکن ہو تو موبائل فون کو بند کر دیں۔ اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو تیکے کے نیچے، کان کے پاس یا قریبی دروازے میں نہ رکھیں۔ بلکہ کمرے کے کونے میں فاصلے پر پڑے ہوئے کسی میز پر یا الماری کے اندر رکھیں۔

ایسی جگہ پر موبائل فون استعمال کرنے سے گریز کریں۔ جہاں دوسرے لوگ قریب ہوں۔ تاکہ وہ آپ کے فون کی ریڈی ایشن سے متاثر نہ ہوں۔ جیسا کہ لفٹ میں، ریسٹورنٹ میں، لائن میں لگے ہوئے، ٹرین میں، کسی میٹنگ یا کانفرنس میں، جاپان میں کی گئی ایک تحقیق کے مطابق ریل گاڑی میں بیٹھے ہوئے موبائل فون استعمال کرنا دوسرے مسافروں کے لیے نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ اور موبائل فون کی ریڈی ایشن مسافروں کی صحت پر برا اثر ڈال سکتی ہیں۔

موبائل کا اندھا دھند استعمال

یہ عام قاعدہ و کلیہ کی بات ہے کہ جو چیز جس قدر زیادہ مفید ہوتی ہے اسی نسبت سے اس کی مضرات بھی زیادہ ہوتی ہیں۔

الغرض دنیا کے مختلف ممالک میں کی جانے والی تحقیقات کی روشنی میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ موبائل فون کا اندھا دھند استعمال نہ صرف کئی قسم کے جسمانی نقصانات کا باعث بن سکتا ہے، بلکہ اخلاقی بیماریوں کو بھی جنم دے سکتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر ایجا کا مثبت اور مفید استعمال کیا جائے اور اس کے نقصانات سے بچا جائے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من شرمنا خلق۔ یعنی اے خدا تو ہمیں چیزوں کے مضر اثرات سے محفوظ رکھ۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کو چیزوں کے

انگلستان کے مشہور اخبار ڈیلی ٹیلی گراف کی ایک خبر کے مطابق برطانیہ میں کی جانے والی ایک تحقیق کے بعد سائنسدانوں نے خبردار کیا ہے کہ بچوں کو موبائل فون استعمال کرنے یا پکڑنے سے منع کیا جائے۔ کیونکہ اس کی ریڈی ایشن سے بچوں میں مختلف دماغی عوارض پیدا ہو سکتے ہیں۔ ایسے لوگ جو بچوں کو کھیلنے وغیرہ کے لئے گھر سے باہر لے جانے کی بجائے انہیں موبائل فون پکڑا دیتے ہیں تاکہ وہ مختلف Games کھیلنے رہیں دراصل بچوں کی صحت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ جن میں مستقل ٹھہر جانے والا سردرد، دماغی خلیوں کا متاثر ہونا، نیند نہ آنا اور یادداشت کی کمزوری شامل ہیں۔

امریکہ میں کی جانے والی ایک تحقیق کے مطابق حاملہ عورتوں کو موبائل فون کثرت سے استعمال کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ اس کی ریڈی ایشن ان کے تولد ہونے والے بچے کی صحت پر برے اثرات پیدا کر سکتی ہے۔ اگرچہ بڑی بڑی حکومتیں طاقتور موبائل کمپنیوں کے خلاف کسی قسم کے کھلے کھلے پروپیگنڈے سے اجتناب کرنے کی کوشش کر رہی ہیں تاہم آزادانہ کام کرنے والے افراد اور ادارے مسلسل خبردار کر رہے ہیں کہ موبائل فون کا استعمال انسانی صحت کے لئے ایک بڑھتا ہوا خطرہ ہے۔

ریڈی ایشن و دماغ کا کینسر

حال ہی میں سویڈن میں کی جانے والی ایک تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ موبائل فون کی ریڈی ایشن کان کے ساتھ ملحقہ دماغی رگوں میں کینسر پیدا کر سکتی ہے۔ بعض سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ کان کے قریب مسلسل فون رکھنے سے کانوں اور دماغ کے کینسر کے امکانات بہت بڑھ جاتے ہیں نیز فون کو سامنے کی جیب میں رکھنے کی بجائے سائڈ پکٹ یا پینٹ کی جیب میں رکھا جائے کیوں کہ سامنے کی جیب میں رکھنے سے انسانی دل مسلسل ریڈی ایشن کی زد میں رہتا ہے خاص طور پر دل کی طرف اس ریڈی ایشن کا بہاؤ اس وقت معمول سے زیادہ ہو جاتا ہے جب فون کی کھٹی بجتی ہے۔ بعض اداروں نے خبردار کیا ہے کہ جو لوگ ٹیلی کمیونیکیشن سے متعلقہ تصیبات کے قریب مستقل رہائش رکھتے ہیں وہ بھی کئی قسم کے ذہنی اور دماغی عوارض کا شکار ہو سکتے ہیں۔

تجربہ بتاتا ہے کہ موبائل فون پر دیر تک باتیں کرنے یا کان سے لگانے سے کان بھی گرم ہو جاتا ہے اور کچھ دیر کے لیے قوت سماعت بھی متاثر رہتی ہے۔

ایک سویڈش آرگنائزیشن The Swedish Association for the Electrosensitive نے حال ہی میں اپنے نیوز لیٹرن میں موبائل فون استعمال کرنے والوں کے لئے کچھ قیمتی ہدایات درج کی ہیں جن کے مطابق کوشش کی جانی چاہئے کہ،

1- موبائل فون کو لمبی بات کرنے کے لئے

سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ نقصانات کے حتمی ہونے کا اندازہ اس وقت مزید مستند ہو سکتا ہے جب کھلی فضا میں بھی اس کے استعمال سے ہونے والے نقصانات کو جانچنے کی کوشش کی جائے۔ لیبارٹری تجربات میں ثابت ہونے والے نقصانات کی فہرست طویل ہے۔ تاہم ان کو مزید مستند بنانے کے لئے اب بہت سارے ادارے Open Air اثرات کو جانچنے پر زور دے رہے ہیں۔ موبائل فون بنانے والی کمپنیوں کو بھی مسلسل اس امر کی یاد دہانی کروائی جا رہی ہے کہ وہ ایسی پروڈکٹ متعارف کروائیں جو انسانی صحت کے لئے نقصان دہ نہ ہو۔ حال ہی میں ہانگ کانگ میں جہاں موبائل فون استعمال کرنے والوں کی تعداد فی کس آبادی کے لحاظ سے یورپ سے بھی زیادہ ہے، ایک کمپنی G-Hanz نے ایک ایسا موبائل فون متعارف کروانے کا دعویٰ کیا ہے جو نقصان دہ ریڈی ایشن سے پاک ہے۔

چند ضروری احتیاطیں

حال ہی میں ٹی وی چینل CNN نے اپنی ویب سائٹ پر یونیورسٹی آف پیٹرس برگ، امریکہ کی ڈائریکٹر ڈاکٹر Debra Davis جو کہ ماحولیات کے شعبے سے منسلک ہیں کا ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں انہوں نے موبائل فون کے استعمال سے متعلق چند مفید مشورے دیئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ موبائل فون کو سننے کے لئے Headphone کا استعمال کیا جائے۔ تاکہ موبائل فون کو کان سے دور رکھا جاسکے۔ سپیکر ON کیا جائے۔ یا پھر فون سنتے وقت Speaker کو آن کر لیا جائے تاکہ موبائل فون کو کان کے ساتھ نہ لگانا پڑے۔

پرانا موبائل استعمال نہ

کیا جائے

مضمون نگار نے یہ ہدایت بھی دی ہے کہ زیادہ پرانا فون استعمال نہ کیا جائے اور کوشش کی جائے کہ کچھ عرصے بعد نیا موبائل فون جو کہ نئی ٹیکنالوجی کے مطابق بنا ہو خرید لیا جائے۔

چھوٹے بچوں کو موبائل

سے دور رکھا جائے

اس کا مزید یہ بھی کہنا ہے کہ کم سن بچوں کو سوائے شدید مجبوری یا ایمرجنسی کے موبائل فون استعمال نہ کرنے دیا جائے۔ یونیورسٹی آف یوٹا، امریکہ میں کام کرنے والے ایک ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ چھوٹی عمر کے بچوں کے دماغ ریڈی ایشن سے بڑوں کی نسبت زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ موبائل فون کا زیادہ استعمال عمر کو گھٹانے اور بڑھاپے کے آثار کو وقت سے پہلے ظاہر کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔ 2007ء میں

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

﴿﴾ مکرم محمد زاہد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ عابدہ فائزہ صاحبہ کی شادی مکرم یاسر نواز صاحب ابن مکرم شاہ نواز صاحب گلستان جوہر کراچی کے ساتھ مورخہ 25 اکتوبر 2009ء کو ربوہ میں ہوئی رخصتی کے وقت دعا محترم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو نے کروائی قبل ازیں 23 اکتوبر 2009ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں اس نکاح کا اعلان محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے کیا تھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل اور رحم کے ساتھ اس رشتہ کو جائزین کیلئے بہت بابرکت فرمائے اور مشرک و شرکات حسنہ بنائے۔ آمین

تقریب شادی

﴿﴾ مکرم محمد واحد اللہ خان جاوید صاحب کارکن دفتر وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بیٹے مکرم حنان احمد خان صاحب اسلام آباد کی شادی ہمراہ مکرمہ روبینہ بیگم خان صاحبہ بنت مکرم محمد یلین خان صاحبہ واقف زندگی کوارٹر ز صدر انجمن احمدیہ ربوہ مورخہ 7 نومبر 2009ء کو ربوہ میں منعقد ہوئی۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل الممال اول تحریک جدید نے دعا کروا کر بچی کو رخصت کیا۔ اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ قبل ازیں نکاح کا اعلان مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے بعض ایک لاکھ روپے حق مہر مورخہ 14 فروری 2009ء کو بعد نماز ظہر بیت المبارک میں کیا تھا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جائزین کیلئے بہت ہی بابرکت اور خیر کثیر کا باعث بنائے۔ آمین

کامیابی

(مریم گرزبائی سکول ربوہ)

﴿﴾ مورخہ 18 نومبر 2009ء کو گورنمنٹ نصرت گرزبائی سکول ربوہ میں ضلعی سطح پر مقابلہ بیڈمنٹن کا انعقاد ہوا۔ جس میں 6 سکولز کی ٹیموں نے شرکت کی۔ مریم گرزبائی سکول ربوہ کی طالبات نے بھی اس مقابلہ میں حصہ لیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ضلع

احمدی ڈاکٹر توجہ فرمائیں

﴿﴾ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 دسمبر 2006ء کو خطبہ جمعہ المبارک میں احمدی ڈاکٹر زکوٰۃ تحریک وقف“ فرماتے ہوئے یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔

”ڈاکٹروں کو بھی اپنے آپ کو وقف کرنا چاہئے چاہے تین سال کیلئے کریں چاہے پانچ سال کے لئے کریں۔ چاہے زندگی کیلئے کریں۔ لیکن وقف کر کے آگے آنا چاہئے۔“

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر لبیک کہنے کے خواہشمند تمام احمدی ڈاکٹروں کو فضل عمر ہسپتال ربوہ دعوت خدمت دیتا ہے۔ فضل عمر ہسپتال کو فوری طور پر مندرجہ ذیل شعبہ جات میں ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔

Emergency/Trauma

Centre

Pediatrics.

Medicine.

Gynaecology

Surgery.

Eye/E.N.T

Pathology.

Radiology.

Anaesthesia.

(ایڈمنسٹریٹو فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مکرم چوہدری محمد اسحاق

صاحب مربی سلسلہ

تحریک جدید کے ابتدائی واقف زندگی اور سابق مربی چین و ہانگ کا نگ چوہدری محمد اسحاق صاحب مورخہ یکم دسمبر 2002ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پاگئے آپ کو ہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کیا گیا۔ آپ 1915ء میں پیدا ہوئے۔ قادیان سے میٹرک کیا اور پھر وقف کیا۔ 1937ء میں چین و ہانگ کا نگ جھجوائے گئے۔ جنگ عظیم دوم کے دوران واپسی ہوئی پھر بمبئی تقرر ہوا۔ تقسیم کے بعد مختلف دفاتر میں تعینات رہے۔ 1963ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑیں۔

داخلہ دارالصناع

﴿﴾ دارالصناع ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹرینڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارنگ سیشن

1- آٹو ملینک 2- ریفریجریٹیشن و ایئر کنڈیشننگ

3- ووڈ ورک (کارپینٹر) 4- ویلڈنگ

5- جدید باغبانی

ایونگ سیشن

1- آٹو الیکٹریٹیشن 2- جنرل الیکٹریٹیشن

3- پلمنگ

داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کیلئے دفتر

دارالصناع ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 27/52

دارالعلوم وسطی ربوہ فون نمبر 047-6002033

اور 047-6211065 سے رابطہ کریں۔

☆ والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو ادارہ میں

داخل کروائیں۔

☆ کلاسز کا آغاز 2 جنوری 2010ء سے ہوگا۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کیلئے ہوٹل کا انتظام موجود ہے۔

☆ نشستوں کی تعداد محدود ہے۔

(نگران دارالصناع)

نیاعزم اور نیا ارادہ

﴿﴾ زندہ قوموں کے افراد نئے عزم اور نئے ارادہ سے ترقی کے میدان میں آگے بڑھا کرتے ہیں اور ان کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ آپ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک زندہ قوم کے افراد ہیں۔ آپ کا اپنے دینی اور مرکزی آرگن افضل کی توسیع اشاعت میں نئے عزم اور نئے ارادہ سے کوشاں ہونا بھی آپ کا ترقی کی طرف قدم ہونے کا اس طرف توجہ دیجئے۔

(منیجر روزنامہ افضل)

سانحہ ارتحال

﴿﴾ مکرم محمد زکریا معصوم صاحب معلم وقف جدید چک نمبر 78 جنوبی ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

مکرم عبدالقدوس طاہر صاحب چک نمبر 82 جنوبی ضلع سرگودھا مورخہ 12 اکتوبر 2009ء کو وفات پاگئے ان کی عمر 25 سال تھی مورخہ 13 اکتوبر کو مقامی جماعت میں نماز جنازہ مکرم سیف اللہ ناصر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی مرحوم خدا کے فضل سے موسمی تھے جنازہ ربوہ لے جایا گیا وہاں پر بعد نماز ظہر بیت المبارک میں نماز جنازہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے پڑھائی تدفین ہشتی مقبرہ میں ہوئی قبر تیار ہونے پر دعا مکرم کلیم اللہ باجوہ صاحب مربی سلسلہ نے کرائی۔ مرحوم اس وقت سیکرٹری مال اور قائد خدام الاحمدیہ چک 81 جنوبی ضلع سرگودھا کے طور پر خدمت کر رہے تھے۔ نماز کے پابند اور تہجد گزار تھے اور جماعت کے فعال رکن تھے مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ، 22 دن کی بیٹی اور والدہ چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے بچی اہلیہ اور والدہ کا خود کفیل ہو۔ آمین

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

3 دسمبر 2009ء

12-35 am	لقاء مع العرب
1-35 am	ایم۔ ٹی۔ اے بین الاقوامی خبریں
2-10 am	بستان وقف نو
2-55 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
4-10 am	خطبہ جمعہ 12 اپریل 1985ء
5-30 am	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں
5-50 am	تلاوت، درس حدیث
6-10 am	لقاء مع العرب
7-10 am	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں
7-30 am	خطبہ جمعہ 12 اپریل 1985ء
8-45 am	سفید بادلوں کی سرزمین
9-05 am	ہومیو پیتھی
9-45 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
11-00 am	تلاوت، درس ملفوظات
11-30 am	گلشن وقف نو
1-05 pm	فیٹھ میٹرز
2-10 pm	ملاقات پروگرام (انگریزی)
3-10 pm	انڈونیشین سروس
4-20 pm	پشتو سروس
5-00 pm	تلاوت، درس ملفوظات
5-35 pm	یسرنا القرآن
6-00 pm	جلسہ سالانہ قادیان 2005ء
7-00pm	Shotter Shondhane
8-05 pm	ترجمہ القرآن
9-05 pm	خلافت احمدیہ
9-25 pm	یسرنا القرآن
9-50 pm	ملاقات پروگرام (انگریزی)
11-00 pm	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

4 دسمبر 2009ء

1-30 am	فیٹھ میٹرز
2-35 am	ترجمہ القرآن
3-40 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2005ء
4-30 am	خلافت احمدیہ
5-00 am	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں
5-15 am	تلاوت
5-25 am	یسرنا القرآن
5-55 am	ایم۔ ٹی۔ اے بین الاقوامی خبریں
6-30 am	لقاء مع العرب
7-35 am	درس ملفوظات
8-00 am	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں
8-20 am	ترجمہ القرآن

ربوہ سٹیشن پر ریل گاڑی کی آمد و رفت

سرگودھا کی طرف جانے والی گاڑیاں	
نام گاڑی	آمد
33UP سپرائیکسپریس	9:22 9:24
123UP سرگودھا ایکسپریس	19:47 19:49
147UP ماڑی انڈس	00:43 00:45
17UP ملت	نان سٹاپ
فیصل آباد کی طرف جانے والی گاڑیاں	
34DN سپرائیکسپریس	19:52 19:54
124DN سرگودھا ایکسپریس	6:10 6:12
148DN ماڑی انڈس	1:18 1:20
18DN ملت	نان سٹاپ

ملازمت کے مواقع

ایک پبلک سیکٹر کوارٹرسٹنٹ مینیجر الیکٹرونکس، اسٹنٹ ٹیکنیکل آفیسر میکینیکل، ٹرینڈر ڈائی فنڈ درکار ہیں۔ درخواستیں 8 دسمبر 2009ء تک بنام مینیجر ایچ آر پی او باکس 2023 اسلام آباد بھجوائی جاسکتی ہیں۔ ایک ادارہ کو سینئر ریسرچ آفیسر، ریسرچ آفیسر اور جونیئر ریسرچ آفیسر درکار ہیں۔ درخواستیں 8 دسمبر 2009ء تک بنام ایڈمن آفیسر پی او باکس 2855 پی سی IGPO اسلام آباد بھجوائی جاسکتی ہیں۔ گورنمنٹ آف پاکستان فیسٹیو آف فوڈ اینڈ ایگری کلچر کو ایگری کلچر پبلسٹس درکار ہے۔ درخواستیں 15 روز کے اندر اندر روم نمبر 322 بی بلاک پاک سیکرٹریٹ اسلام آباد بھجوائی جاسکتی ہیں۔ یونیورسٹی آف ایگری کلچر فیصل آباد کے

مختلف ڈیپارٹمنٹ میں نوجوان درکار ہیں۔ نوٹ: تمام اشتہارات کی تفصیل کیلئے 22 نومبر 2009ء کا اخبار ڈان ملاحظہ فرمائیں۔ (نظارت صنعت و تجارت)

طلباء و طالبات متوجہ ہوں

ایسے طلباء و طالبات جو اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے بیرون پاکستان جانا چاہتے ہیں اور نظام جماعت سے قرض حسنہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان سے گزارش ہے کہ وہ بیرون پاکستان جانے سے پہلے نظارت تعلیم میں اپنے تعلیمی قرض حسنہ کے معاملات طے کروا کے جایا کریں۔ بعد میں اندرون پاکستان یا بیرون پاکستان دی جانے والی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا۔

فون: 047-6212473

(نظارت تعلیم)

ربوہ میں طلوع و غروب یکم دسمبر

طلوع فجر	5:22
طلوع آفتاب	6:48
زوال آفتاب	11:57
غروب آفتاب	5:06

سر دیوں میں جوڑوں کے درد، اعصابی کمزوری، سر دی کا زیادہ لگنا کے استعمال سے اللہ کے **عربی فضل** سے ٹھیک ہو جاتے ہیں **فی ڈی 200** روپے **ناصر دوا خانہ رجسٹرڈ گولبار زار ربوہ** فون: 047-6212434

ضرورت اساتذہ

الصادق اکیڈمی گریڈ ہائی سکول میں خواتین اساتذہ اور الصادق بوائز ہائی سکول میں مرد اساتذہ کی ضرورت ہے تعلیمی قابلیت: بی ایس سی، ایم ایس سی، ایم اے (انگلش) خواہشمند احباب و خواتین اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ مین برانچ الصادق اکیڈمی (دارالرحمت شرقی الف) بھجوائیں۔ Ph:0476-214434

Best Return of your Money

الانصاف کلاتھ ہاؤس

گل احمد۔ اکرم اور چکن کی اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

Woodsy... Chiniot
Furniture®
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنا دے
Malik Center, Faisal Abad Road,
Tehseel Choak Chiniot, 92-47-6334620
Mobile: 0300-7705233-300-7719510

HOH پاکستان میں پہلی بار جاپانی ہرمل ٹیکنیک آکسیجن میں ملا کر آکسیجن تھرائی پیش کرتے ہیں

ہاؤس آف ہیلتھ ہومیو پیتھک کلینک
نیز تمام پرانی اور مشکل امراض کا شافی علاج
محض خدا تعالیٰ کے فضل سے کیا جاتا ہے
منصور احمد ڈاکٹر
15 دن میں 8 پاؤنڈ وزن کم۔ دماغ، اعضاء، جڑ سے ناسک
8-7 سنور مارکیٹ A بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور
042-359159-4 Mob: 0333-4639448

FD-10